

مصنف کا تعارف: سید سلیمان ندوی (۱۸۸۳ء-۱۹۵۳ء)

سید سلیمان ندوی (پیدائش: ۱۸۸۳ء) کے ایک گاؤں دینہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء اعظم گڑھ، جسے علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء-۱۹۱۳ء) نے قائم کیا تھا، سے حاصل کی اور اسی ادارے سے والدین اور علامہ شبلی نعمانی کے خاص تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبلی نعمانی اپنی عظیم تصنیف ”سیرت النبیؐ“ ترتیب دے رہے تھے۔ وہ دو جلدیں ہی ترتیب دے پائے تھے کہ ان کا ناگہانی انتقال ہو گیا تو یہ فریضہ سید سلیمان ندوی نے اپنے ذمے لے لیا اور باقی ماندہ چار جلدوں کی بہ طریق احسن تکمیل کی۔

سید سلیمان ندوی کو علامہ شبلی نعمانی کی طرح تاریخ، بالخصوص تاریخ اسلام اور ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ چنانچہ انھوں نے سیرت، سوانح، دین اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ علامہ اقبالؒ اور سر اس مسعود کے ہم راہ حکومت افغانستان کی دعوت پر افغانستان گئے اور وہاں کے حالات قلم بند کیے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ حکومت پاکستان نے ان کو علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ”نشان پاس“ پیش کیا۔ کراچی میں انتقال کیا۔ ان کی آخری آرام گاہ اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں ایک احاطے میں واقع ہے۔

سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفیر نے کہا تھا کہ ہم سید سلیمان ندوی کو دفن نہیں کر رہے بلکہ انسانیکو پیڑیا آف اسلام کو دفن کر رہے ہیں۔

سید سلیمان ندوی کی تصانیف میں خطبات مدارس، عرب و ہند کے تعلقات، عربوں کی جہاز رانی، سیرت عائشہؓ، حیات شبلی، نقوش سلیمانی اور رحمت عالمؐ شامل ہیں۔ شامل کتاب اقتباس ان کی تصنیف ”رحمت عالمؐ“ کے مستعار ہے جس میں نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مرکزی خیال

اس سبق میں جناب رسالت مآب حضور ﷺ کے اخلاق بیان کیے گئے ہیں جو قرآن کا چلتا پھرتا نمونہ ہے۔ آپ ﷺ تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ﷺ عدل و انصاف کے پیکر تھے۔ نہایت شفیق، ملنسار، رحم دل، بخشنے اور فیاض تھے۔ بے کسوں اور یتیموں کے والی تھے۔ آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق متعارف فرمائے۔ عمل صالح کا حقیقی نمونہ تھے اور ہمیشہ اعمال صالح کی تلقین فرماتے۔

خلاصہ

آپ ﷺ کے اخلاق پر فائز تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے کہا: ”کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا جو کچھ بھی قرآن میں ہے وہ حضور ﷺ کے اخلاق تھے۔“ غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی دراصل قرآن مجید کا عملی نمونہ ہے۔ یہاں تک کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے۔ ”بے شک اے محمد ﷺ خاتم النبیین ﷺ! آپ ﷺ حسن اخلاق کے بہترین اور بہت بڑے رُتبے پر ہیں۔“

مقروض	جس پر قرض ہو	ترکہ	جائیداد	خبر گیری	حال چال معلوم کرنا
مجمع	ہجوم	پڑوسی	ہمسایہ	نیا میوہ	نیا پھل
ذلیل	رسوا بدنام	برتاؤ	سلوک	حقیر	معمولی
بے پردائی	لا پردائی	جوار	برداشت کرنا	بر باد ہونا	تباہ ہونا
مسکین	محتاج	جان نثار	جان قربانی کرنا	استقلال	کسی بات پر جسے رہنا
شجاعت	بہادری	سال ہا سال	برس ہا برس	آرا	لکڑی کاٹنے کا آلہ
درخواست	عرضی	حنین	ایک غزوہ کا نام	کمال کا رتبہ	بہت شان والا
ازواج مطہرات	نبی کریم کی بیویاں	خوشہ	گچھا	اوپر تلے	آگے پیچھے
پیوند	جوڑ لگانا	پاؤں اکھڑ جانا	گھبرا جانا	بے ضرورت	بغیر ضرورت کے
بے رغبتی	شوق نہ ہونا	خشک مزاجی	رُوکھا مزاج	رُوکھا پن	بغیر چاہت کے
خاطر داری	لحاظ۔ پاس داری	رنج	دکھ۔ تکلیف	ہر لحظہ	ہر لمحہ
ہچکیاں بندھ گئیں	دوچھوئے سانس رک جانا	چکی چلنا	کسی چیز کا پسنا	ہانڈی اُبلنا	گُوگُو کی آوازیں آنا

پیرا گراف کی تشریح

پیرا گراف 1: اسلام سے پہلے عورتیں ہمیشہ ذلیل رہی ہیں لیکن ہمارے حضور ﷺ نے اُن پر بہت احسان فرمایا۔ اُن کے حقوق مقرر فرمائے اور اپنے برتاؤ سے ظاہر فرمادیا کہ یہ طبقہ حقیر نہیں ہے بلکہ عزت اور ہمدردی کے لائق ہے۔ آپ ﷺ کا حضور ﷺ کے پاس ہر وقت مردوں کا مجمع رہتا تھا۔ عورتیں دلیری اور بے تکلفی سے آپ ﷺ سے مسائل پوچھتیں، لیکن آپ ﷺ نے اُن کی خاطر داری کا خیال رکھتے۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان : اخلاقِ حسنہ

مصنف کا نام : سید سلیمان ندوی

تشریح: اسلام کے آنے سے پہلے معاشرے میں بہت اندھیرا تھا۔ عورتوں کو بہت ذلیل یعنی ادنیٰ اور معمولی سمجھا جاتا تھا۔ معاشرے میں ان کی ندتو کوئی عزت تھی اور نہ ہی کوئی مقام تھی کہ عرب لوگ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے۔ لیکن حضور ﷺ کے آنے سے علم کا نور چاروں طرف پھیل گیا۔ معاشرے میں تبدیلی آگئی اور آپ ﷺ نے اس مظلوم طبقے پر بہت رحم فرمایا۔ عورتوں کو اُن کے حقوق دلوائے اور عورتوں سے وہ مثالی سلوک کیا جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو عطا کیے۔ آپ ﷺ نے عورتوں کے مسائل کو سننے کے لیے ہفتے میں ایک دن مقرر کر دیا۔ عورتیں بغیر کسی جھجک کے آپ ﷺ کے پاس اپنی مشکلات لے کر حاضر ہوتیں۔ آپ ﷺ اُن کو تسلی دیتے، اُن کی پاس داری کا خیال رکھتے اور مسئلے حل کرواتے۔

پیرا گراف 2: غریبوں کے ساتھ آپ ﷺ کا برتاؤ ایسا ہوتا کہ ان کو اپنی غریبی محسوس نہ ہوتی۔ اُن کی مدد فرماتے اور اُن کی

دل جوئی کرتے۔ اکثر دعا مانگتے تھے کہ خداوند! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ میرا شکر کر۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ اُن کا حق دلاتے۔ کم زوروں پر رحم کھاتے، بے کسوں کا سہارا بننے، مقرضوں کا قرض ادا کرتے۔ حکم تھا کہ جو مسلمان مر جائے اور اپنے ذمے قرض چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو، میں اس کو ادا کر دوں گا اور وہ جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا حق ہے، مجھے اُس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم بیماروں کو تسلی دیتے، اُن کو دیکھنے جاتے۔ دشمن، دوست اور مومن و کافر کی اس میں کوئی قید نہ تھی۔ گناہ گاروں کو معاف کر دیتے، دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

تشریح: آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم غریبوں اور مسکینوں کے والی تھے۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم اُن کی دل جوئی فرماتے اور اکثر یہ دعا مانگتے کہ: اے میرے اللہ! مجھے مسکین ہی زندہ رکھ، مسکین اٹھا اور ان کے ساتھ ہی میرا خاتمہ کرنا۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم مظلوموں کی فریاد سنتے اور ان کا حق انصاف سے انھیں دلاتے۔ قرض ادا کرنے والوں کا قرض ادا کرتے۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم حکم تھا کہ جو مسلمان اپنے ذمے قرض چھوڑ کر اس دنیا سے چلا جائے تو اس کی اطلاع مجھے دی جائے کہ میں اس کا قرض اپنی گرہ سے ادا کروں گا البتہ ترکہ یعنی جائیداد سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم بیماروں کی تیمارداری بلا تفریق کرتے خواہ وہ کسی بھی قبیلے یا مذہب کا ہو۔ دشمنوں تک کے حق میں دعا فرماتے۔

پیرا گراف 3: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم کی خدمت میں گزارے مگر آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم نے نہ کبھی ڈانٹا، نہ مارا، نہ یہ پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم نے تمام عمر کبھی کسی کو نہیں مارا اور یہ کیا عجیب بات! ایک فوج کا جرنیل، جس نے مسلسل نو برس لڑائیوں میں گزارے اور جس نے کبھی لڑائی کے میدان سے منھ نہیں موڑا، اپنے دشمن پر کبھی تلوار نہیں اٹھائی اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی پر وار کیا۔ اُحد کے میدان میں جب ہر طرف سے آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم پر پتھروں، تیروں اور تلواروں کی بارش ہو رہی تھی، آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم اپنی جگہ کھڑے تھے اور جاں نثاری سے بائیں کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔

تشریح: حضرت انسؓ نے اپنی زندگی کے دس برس حضور ﷺ غافلہ اللہ عنہم کی خدمت میں گزارے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان طویل دس برسوں میں آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم نے نہ کبھی مجھے ڈانٹا، نہ مارا، نہ یہ پوچھا کہ تم نے فلاں فلاں کام کیوں نہ کیا۔ بلکہ کوئی استفسار کرتا تو آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم فرماتے: ”انس ابھی بچہ ہے سیکھ جائے گا۔“ تمام عمر آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم نے کبھی کسی کو نہیں مارا۔ ایک اور عجیب اور ناقابل یقین بات یہ ہے کہ آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم ایک ایسی فوج کے جرنیل تھے جس فوج نے مسلسل نو برس مختلف غزوات میں گزارے۔ مگر آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم نے نہ تو کبھی حق کی خاطر لڑائی سے منھ موڑا اور نہ ہی کبھی اپنے دشمن پر تلوار اٹھائی۔ جنگ اُحد میں جب دشمن آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم پر چاروں طرف سے تیروں، پتھروں اور تلواروں سے حملہ آور تھے تب بھی آپ ﷺ غافلہ اللہ عنہم اپنی جگہ پر چٹان کی طرح ڈٹ کر کھڑے رہے۔

مشق

- ۱۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔
- (i) رسول کریم ﷺ کی ساری زندگی قرآن مجید کی شہی:
- (الف) تشریح (ب) وضاحت (ج) تفسیر (د) عملی تفسیر ✓
- (ii) فدک کے رئیس نے غلہ بھیجا:
- (الف) دو اونٹوں پر (ب) تین اونٹوں پر (ج) چار اونٹوں پر ✓ (د) پانچ اونٹوں پر

- (iii) آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”خدا کی قسم! وہ مومن نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی _____ سے بچا ہوا نہ ہو۔“
- (الف) ریشہ درانیوں (ب) فتنہ انگیز یوں (ج) سازشوں (د) شرارتوں ✓
- (iv) آپ ﷺ فصل کا میوہ سب سے پہلے عطا فرماتے:
- (الف) گرم سرسبز پھل (ب) نوجوان کو (ج) اُدھیر عمر کو (د) ضیف العمر کو
- (v) آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا عرصہ لڑائیوں میں بسر ہوا:
- (الف) آٹھ برس (ب) نو برس ✓ (ج) دس برس (د) گیارہ برس
- (vi) حضرت _____ کو آپ ﷺ کے گھر آنے کی خبر ہوئی تو وہ باغ سے جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے:
- (الف) عثمان غنیؓ (ب) ابوالیوب انصاریؓ ✓ (ج) ابو عبیدہؓ (د) سلمان فارسیؓ

جواب

(ب)	(vi)	(ب)	(v)	(الف)	(iv)	(د)	(iii)	(ج)	(ii)	(د)	(i)
-----	------	-----	-----	-------	------	-----	-------	-----	------	-----	-----

۳۔ سبق ”اخلاق حسہ“ کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

- (الف) کس سے پوچھا گیا کہ حضور انور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟
- جواب: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور انور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔
- (ب) آپ ﷺ گھر کے کس نوعیت کے کام کا ج کرنے کو عادت نہیں سمجھتے تھے؟
- جواب: آپ ﷺ تمام کام کر لیتے، پھنے پھرے سی لیتے، جو لے گئے تھے لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دودھ لیتے۔
- (ج) خندق کھودتے وقت آپ ﷺ نے کیا کام انجام دیا۔
- جواب: خندق کھودتے وقت آپ ﷺ نے سب مزدوروں کے ساتھ مل کر برابر کا کام کیا۔
- (د) اگر کسی ایسے شخص کا انتقال ہوتا جس کے ذمے قرض ہوتا اور اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد تھا؟
- جواب: جب کسی ایسے شخص کا انتقال ہو جاتا جس کے ذمے قرض ہوتا تو آپ ﷺ اس کا قرض ادا کر دیتے مگر اس کے ترکے میں اس کے رشتے داروں کا حق ہوتا۔

- (ه) آپ ﷺ کا پڑوسیوں کے بارے میں کیا سلوک روا رکھنے کا فرمان ہے؟
- جواب: آپ ﷺ نے پڑوسیوں کے بارے میں نیک سلوک روا رکھنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ یہاں تک کہا کہ جس کے پڑوسیوں کی شرارت سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا، خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔
- ۳۔ نیچے دی ہوئی تراکیب کے معانی لکھیں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

حضور انورؐ حسن اخلاق داد و دہش مسجد نبویؐ چہرہ مبارکؐ عزم و استقلال

جملے	معانی	تراکیب	جواب:
حضور انورؐ تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔	سر اپنا حضورؐ	حضور انورؐ	

حسن اخلاق	اچھی عادات	ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں حسن اخلاق سے کام لینا چاہیے۔
داد و دہش	سختاد۔ فیاضی	آپ نے ہر موقع پر داد و دہش سے کام لیا۔
مسجد نبوی	نبی کی مسجد	آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر میں خود آگے بڑھ کر سب کے ساتھ کام کیا۔
چہرہ مبارک	جو چہرہ مبارک ہو جسے دیکھ کر خوش ہوں	میں نے اپنے بچپن کے دوست کو بہت دیر بعد دیکھ کر کہا یہ چہرہ مبارک کہاں سے نکل آیا۔
عزم و استقلال	مضبوط ارادہ	قائد اعظم نے اپنے عزم و استقلال کی وجہ سے ہمارے لیے ایک الگ ملک بنالیا۔

۴۔ دیے ہوئے واحد الفاظ کے جمع لکھیں۔

اخلاق معجزہ فرمان رئیس مسکین سفارش جاں نثار باغ اعلان

جمع	واحد
معجزے	معجزہ
رؤسا	رئیس
سفارشیں	سفارش
باغات	باغ
-	-

جمع	واحد
اخلاقیات	اخلاق
فرامین	فرمان
مسکین	مسکین
جاں نثاروں	جاں نثار
اعلانات	اعلان

جواب:

۵۔ دیے ہوئے جمع الفاظ کے واحد لکھیں۔

ہچکیاں گناہ گاروں عنہم صحابہ ازواج وارثوں مسائل کنگھیاں کھجوروں

جمع	واحد
گناہ گاروں	گناہ گار
صحابہ	صحابی
وارثوں	وارث
کنگھیاں	کنگھی
-	-

جمع	واحد
ہچکیاں	ہچکی
عنہم	عنہ
ازواج	زوجہ
مسائل	مسئلہ
کھجوروں	کھجور

جواب:

نثر پارے کی تشریح

۶۔ نیچے دیے ہوئے نثر پارے کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیں۔

”مزارع مبارک میں سادگی بہت تھی۔ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اٹھنے بیٹھنے، کسی چیز میں تکلف پسند نہ تھا۔ پہننے کے لیے مونا تھوٹا جومل جاتا، اس کو پائین لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرش پر، جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ خدا کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اٹھانے کی اجازت آپ نے

ضروری لیکن تن پروری اور عیش نہ اپنے لیے پسند فرمائی نہ عام مسلمانوں کے لیے۔“

مصنف کا نام : سید سلیمان ندوی

سبق کا نام : اخلاقِ حسنہ

مشکل الفاظ کے معنی: مزاج مبارک۔ باہر اکت طبیعت

تکلف۔ ظاہر داری، بناوٹ

نعمتوں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزوں

حسن پروری۔ بدن کو پالنا، آرام طلبی

تشریح: زیر تشریح نثر پارے میں مصنف (سید سلیمان ندوی) رسول پاک ﷺ کی طبیعت کے طور طریقے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی طبیعت میں سادگی بہت تھی اور وہ ہر کام میں سادگی پسند کرتے تھے۔ اٹھنے بیٹھنے کا معاملہ ہوتا، کھانے پینے کا یا پھر لباس پہننے اور اوڑھنے کا، کسی چیز میں بھی آرام طلب نہ تھے اور نہ ہی آرام طلبی کو اپنے نزدیک آنے دیتے تھے۔

سید سلیمان ندوی آپ ﷺ کی عادات و اطوار کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں سادگی اس قدر زیادہ تھی کہ جو کچھ کھانے پینے کو سامنے آ جاتا، بغیر کسی ناگواری کا اظہار کیے خوش دلی کے ساتھ کھا پی لیتے اور جو کچھ لباس پہننے کو مل جاتا خوشی خوشی پہن لیتے۔ اگر بیٹھنا ہوتا تو جہاں جگہ ملتی، وہیں بیٹھ جاتے اور یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ میں تو صرف چٹائی پر یا پکے فرش پر بیٹھوں گا۔

مصنف آپ ﷺ کی سادگی کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ چیزوں کو جائز طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت ضروری لیکن ان چیزوں سے نہ تو خود نا جائز فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مسلمانوں کو نا جائز فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ اگر کوئی مسلمان چیزوں سے نا جائز فائدہ اٹھاتا تو آپ ﷺ اس کو ہرگز پسند نہ فرماتے۔

مندرجہ بالا نثر پارے کی تشریح کی روشنی میں درج ذیل نثر پارے کی تشریح کریں اور مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔

حضور ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ کے یہاں مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان ہوتے۔ آپ ﷺ سب کی خاطر کرتے اور خود ہی سب کی خدمت کرتے۔ کبھی ایسا نہ ہوتا کہ مہمان آ جاتے اور گھر میں جو کچھ موجود ہوتا، وہ اُن کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ راتوں کو اُنھیں کمر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ گھر میں رہتے تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اپنے پھٹے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے جوتے کو خود کاٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوتے۔ مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجد نبوی کے بنانے اور خندق کھودنے میں سب مزدوروں کے ساتھ مل کر آپ ﷺ نے بھی کام کیا۔

جواب: دیکھیے سبق کی تشریحات۔

سرگرمیاں

• طلبہ ہجرت مدینہ اور مَوَاخات مدینہ کے موضوع پر اپنے خیالات کلاس میں پیش کریں۔

• ”آپ ﷺ کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک“ پر ایک پیرا گراف لکھیں۔

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ سوانح عمری اور سیرت نگاری میں کیا فرق ہے۔
- ۲۔ اساتذہ طلبہ کو سید سلیمان ندوی کے سوانحی حالات بیان کرتے ہوئے انھیں آگاہ کریں کہ مولانا شبلی نعمانی ”سیرت النبیؐ“ کی چھ جلدوں میں سے پہلی دو جلدوں کی تکمیل ہی کر پائے تھے کہ ناگہانی طویل علحیدہ انتقال ہو گیا اور باقی ماندہ جلدیں ان کے شاگرد رشید سید سلیمان ندوی نے ان کے فراہم کردہ مواد سے مکمل کیں۔
- ۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ سید سلیمان ندوی نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر ”رحمت عالم“ بچوں، خطبہ طلب علموں کے لیے لکھی ہے۔
- ۴۔ اساتذہ طلبہ کو اعلان نبوت سے پہلے عربوں کے ناگفتہ بہ حالات و واقعات سے آگاہ کریں اور انھیں ”مسدس حالی“ پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- ۵۔ اساتذہ طلبہ سے آپ ﷺ کے اخلاق و عادات کے حوالے سے ایک فہرست مرتب کرائیں جس میں آپ ﷺ کی کسی بھی عادت کا ایک بار سے زیادہ ذکر نہ ہو۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) اس سبق کے مصنف کا نام ہے: (الف) الطاف حسین حالی (ب) سید سلیمان ندوی ✓ (ج) ابن عربی (د) علامہ اقبال
- (2) حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے: (الف) حدیث (ب) قرآن ✓ (ج) فرمان (د) احسان
- (3) حضور ﷺ کا فرمان ہے: (الف) حسن اخلاق کے (ب) حسن و جمال کے ✓ (ج) بیت المال کے (د) مکہ مدینہ کے
- (4) فدک کے رئیس نے اونٹ بھیجے: (الف) چار ✓ (ب) پانچ (ج) سات (د) آٹھ
- (5) فدک کے رئیس کے بھیجے گئے غلے کو بیچ کر ادا کر دیا گیا: (الف) ادھار (ب) ایڈوانس (ج) قرضہ ✓ (د) گروہ رکھا سامان
- (6) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ مومن نہ ہوگا جس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو اس کا: (الف) بھائی (ب) دوست (ج) پڑوسی ✓ (د) رشتہ دار
- (7) آپ ﷺ کا پہلا مسودہ سب سے پہلے دیتے: (الف) اپنے اہل خانہ کو (ب) اپنے دوستوں کو (ج) اپنے ہمسایوں کو (د) چھوٹے بچوں کو ✓
- (8) قبیلہ مخزوم کی عورت پر الزام تھا: (الف) بدزبانی کا (ب) بے ایمانی کا (ج) چوری کا ✓ (د) رشوت کا

(9) حضور خاتم النبوت ﷺ نے کسی لڑائی میں کسی پر نہ اٹھائی:

(الف) بندوق (ب) تلوار ✓ (ج) چھری (د) آری

(10) حضور خاتم النبوت ﷺ نے سامان تیار رکھنے کا کہا:

(الف) گھر کا (ب) جنگ کا ✓ (ج) قبر کا (د) دوسروں کا

(11) حضرت ابوالیوب انصاری نے حضور خاتم النبوت ﷺ کے لیے پکائی:

(الف) مچھلی ✓ (ب) مرغی (ج) بکری (د) اونٹنی

(12) قبیلہ مخزوم کی عورت کی سفارش کے لیے آئے:

(الف) حضرت زیدؓ (ب) حضرت علیؓ (ج) حضرت اسامہؓ ✓ (د) حضرت بلالؓ

جواب

(1)	(ب)	(2)	(ب)	(3)	(ب)	(4)	(الف)	(5)	(ج)
(6)	(ج)	(7)	(د)	(8)	(ج)	(9)	(ب)	(10)	(ج)
(11)	(الف)	(12)	(ج)	--	--	--	--	--	--

اضافی مختصر سوالات

(1) سید سلیمان ندوی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: سید سلیمان ندوی ۱۸۸۳ء کو ہندوستان کے ضلع پٹنہ کے گاؤں دینہ میں پیدا ہوئے۔

(2) سید سلیمان ندوی کے والد محترم کا کیا نام تھا؟

جواب: سید سلیمان ندوی کے والد محترم کا نام سید ابوالحسن تھا۔

(3) سید سلیمان ندوی دینی تعلیم حاصل کرنے کہاں گئے؟

جواب: سید سلیمان ندوی دینی تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء گڑھ سے حاصل کرنے گئے۔

(4) سید سلیمان ندوی کے استاد گرامی کون تھے؟

جواب: سید سلیمان ندوی نے علامہ شبلی نعمانی کی شاگردی میں رہ کر علم کی معراج حاصل کی۔

(5) سید سلیمان ندوی نے اپنے استاد کے کس کام کو مکمل کیا؟

جواب: سید سلیمان ندوی نے علامہ شبلی نعمانی کی تصنیف ”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کو بہت عقیدت مکمل کیا۔

(6) سید سلیمان ندوی نے ”سیرت النبی“ کی کتنی جلدیں ترتیب دیں؟

جواب: علامہ شبلی نعمانی ”سیرت النبی“ کی دو جلدیں لکھ کر دنیا سے کوچ کر گئے تو سید سلیمان ندوی نے اس کی باقی چار جلدیں مکمل کیں۔

(7) سید سلیمان ندوی کے خاص موضوعات کون سے تھے؟

جواب: سید سلیمان ندوی کے خاص موضوعات تاریخ، ادب، سیرت نگاری، سوانح نگاری اور عالم اسلام کی تاریخ تھے۔

(8) سید سلیمان ندوی افغانستان کس کے ساتھ گئے؟

جواب: سید سلیمان ندوی افغانستان علامہ اقبال اور سر اس مسعود کے ساتھ گئے۔

(9) سید سلیمان ندوی پاکستان آنے کے بعد کہاں مقیم ہوئے؟

جواب: سید سلیمان ندوی پاکستان آنے کے بعد کراچی میں مقیم ہوئے۔

(10) سید سلیمان ندوی کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: سید سلیمان ندوی کا انتقال ۱۹۵۳ء کو کراچی میں ہوا۔

(11) سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفر نے کیا کہا تھا؟

جواب: سید سلیمان ندوی کی تدفین کے وقت شام کے سفر نے کہا تھا کہ ”ہم آج سید سلیمان ندوی کو دفن نہیں کر رہے بلکہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کو دفن کر رہے ہیں۔“

(12) سید سلیمان ندوی کو حکومت پاکستان کی طرف سے کون سا اعزاز دیا گیا؟

جواب: سید سلیمان ندوی کو حکومت پاکستان کی طرف سے ”نشانِ پاس“ دیا گیا۔

(13) حضور ﷺ نے صحابیؓ کے ویسے کے لیے کیا انتظام فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے صحابیؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا تا کہ وہ اپنے ویسے کے لیے آٹے کی ٹوکری لے آئے۔

(14) پڑوسی سے حسن سلوک کے بارے میں حضور ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا: ”خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شانِ اہل بیت سے تنگ ہوگا۔“

(15) حضور ﷺ کا جانوروں کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

جواب: حضور ﷺ جانوروں پر بھی رحم فرماتے تھے۔

(16) حضور ﷺ نے حضرت اُسامہؓ کے سفارش کرنے پر کیا فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے حضرت اُسامہؓ کے سفارش کرنے پر فرمایا: ”تم سے پہلی قومیں اس لیے برباد ہو گئیں کہ کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو سزا پاتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔“

(17) تکالیف کی شکایت کرنے والے صحابیؓ کو نبی کریم ﷺ نے جواب میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے جو لوگ گزرے، انھیں آرے سے چیرا گیا۔ ان کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں جس سے گوشت پوست سب کٹ جاتا لیکن یہ تکلیفیں بھی ان لوگوں سے باز نہ رکھیں۔“

(18) بھوک کی حالت میں حضور ﷺ کس صحابیؓ کے گھر تشریف لے گئے؟

جواب: بھوک کی حالت میں حضور ﷺ صحابی حضرت ابوالیوب انصاریؓ کے گھر تشریف لے گئے۔

(19) حضرت ابوالیوب انصاریؓ نے حضور ﷺ کی خدمت میں کیا غذا پیش کی؟

جواب: حضرت ابوالیوب انصاریؓ، حضور ﷺ کے لیے کھجور کا خوشہ لائے اور بکری ذبح کر کے کھانا تیار کروایا۔

(20) کسی شخص کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: کسی شخص کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھویا کرے۔

(21) حضور ﷺ کی دنیا سے لاطقی کا کیا عالم تھا؟

جواب: دنیا سے لاطقی کا حضور ﷺ کا عالم تھا کہ گھر میں جو بھی چیز آتی اسے فوراً خیرات کر دیتے۔

(22) حضور ﷺ مہمانوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ بہت مہمان نواز تھے۔ جو کچھ گھر میں ہوتا ان کے سامنے پیش کر دیتے تھے۔

(23) حضور ﷺ کا گھر میں کیا معمول ہوتا تھا؟

جواب: حضور ﷺ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ اپنے پٹے کپڑے سی لیتے، اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے اور بکریوں کا دودھ

تک دوہ لیتے تھے۔

(24) حضور ﷺ نے کن موقعوں پر مزدوروں کے ساتھ مل کر برابر کا کام کیا؟

جواب: حضور ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر اور خندق کی کھدائی کے موقع پر مزدوروں کے ساتھ مل کر برابر کا کام کیا۔

(25) حضور ﷺ بیماروں کے کیسارویہ تھا؟

جواب: حضور ﷺ بیماروں کی تیمارداری کو تشریف لے جاتے اس میں کافریا مسلمان کی تفریق نہیں فرماتے تھے۔